نعیم صدیقی اور ''بالِ جبریل'' کا انگریزی ترجمہ

ڈاکٹر جمیل اصغر

Dr. Jameel Asghar

Associate Professor, Department of Urdu,

Govt. Post Graduate College, Samanabad, Faisalabad

Abstract:

Deeply influenced by Iqbal's thought and philosophy, Prof. Naeem Siddiquee is a significant poet and author of Urdu and English language. Prof. Siddiquee having absorbed impact of Iqbal's writings, has not limited the effect to himself but he has also endeavoured to extend the spirit of Iqbal's thought to the literary segments that speak, understand and venture in English language. He translated selected sections of "Baal-e-Jabreel" in 1996; like a sage translator, he has tried to be successful in keeping the aura and spirit of the original text intact. However, at times it feels that he could not perfectly master some of the key concepts and references used by Iqbal , which result in certain gaps.

شعبہ انگریزی، عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے جن اساتذہ نے علامہ اقبال کے فکر وفن پر انگریزی اور اردو میں کام کیا، ان میں پروفیسر نعیم صدیقی کا نام بڑا اہم ہے نعیم صدیقی، جو عرصے تک عثمانیہ یونیورسٹی سے وابستہ رہے، آکسفورڈ یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ تھے لیکن بعد میں کیلی فورنیا میں مقیم ہو گئے اور انگریزی اور اردو زبانوں میں شاعری کرنے لگے۔ اقبال کے فکر وشعر سے نعیم صدیقی بہت متاثر نظر آتے ہیں، انھوں نے ''بالِ جبریل'' کا انگریزی زبان میں پہلا منظوم ترجمہ ۱۹۹۶ء میں پیش کیا۔ اس ترجمے کے باب میں ڈاکٹر افضل اقبال رقم طراز ہیں:

> ''پروفیسر نعیم صدیقی، جو اردو اور انگریزی کے ممتاز ادیب اور شاعر ہیں۔ علامہ اقبال کی شاعری اور ان کے فکر وفلسفہ سے بڑے متاثر ہیں۔ انھوں نے ''بالِ جبریل'' کا انگریزی ترجمہ شائع کیا۔ ''بالِ جبریل'' کا یہ پہلا منظوم ترجمہ کلامِ

اقبال کے ان قدردانوں کے لیے جو اردو سے ناواقف ہیں ایک بہترین تحفہ ہے۔''(۱)

''بالِ جبریل'' کا یہ انگریزی ترجمہ الحمرا پبلی کیشنز کیلی فورنیا سے شائع ہوا ہے۔ پروفیسر نعیم صدیقی نے اقبال کے کلام سے، جو اثر لیا ہے اس کو اپنے تک محدود نہیں رکھا بلکہ ترجمے کے ذریعے اقبال کے افکار و نظریات انگریزی قارئین تک پہنچانے کی سعی کی ہے۔ زیرِ نظر ترجمہ ظاہری طور پر مکمل ترجمہ دکھائی دیتا ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے کیوں کہ نعیم صدیقی نے ۱۱۶۵ اردو اشعار کو تو انگریزی روپ دیا ہے، جب کہ ۱۲۷۸ اشعار کو چھوڑ دیا ہے۔ نعیم صدیقی نے ترجمہ کرتے وقت ''بالِ جبریل'' کی ترتیب کو بھی برقرار نہیں رکھا بلکہ اپنی منشا کے مطابق انگریزی ترجمے میں اس کی نئی ترتیب قائم کی ہے۔ فاضل مترجم نے ''بالِ جبریل'' کے منتخب کلام کو انگریزی میں ڈھالتے ہوئے بھرپور کوشش کی ہے کہ اصل متن کی خوشبو اور خصائص مجروح نہ ہونے پائیں لیکن اس کتاب میں متعدد مقامات پر احساس ہوتا ہے کہ مترجم اقبال کے مفہوم کو یا ان کی اصطلاحات اور تلمیحات کو سمجھ نہیں پائے اور بعض مواقع پر تو ان سے اس باب میں افسوس ناک غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ ان میں سے چند غلطیوں کی نشان دہی کی جاتی ہے،

''بالِ جبریل'' کی ایک غزل کا شعر ہے:

نہ چھین لذتِ آہِ سحر گہی مجھ سے
نہ کر نگہ سے تغافل کو التفات آمیز(۲)

نعیم صدیقی کہتے ہیں:

"Take not from me the pleasure of sighs at dawn
And cloud not with neglect Thy eye of grace"(3)

یہاں پر اقبال معاملے سے بے اعتنائی چاہتے ہیں، جب کہ نعیم صدیقی نے ترجمے میں معاملہ الٹ کر دیا ہے اور بے اعتنائی ختم کرنے کی بات کی ہے۔ یہ چیز اقبال کے مفہوم کو پسِ پشت ڈال دیتی ہے۔ اقبال خدا سے فریاد کرتے ہوئے ایک غزل میں کہتے ہیں:

تو برگ گیا ہے نہ دہی اہلِ خرد را
او کشتِ گل و لالہ بہ بخشد بہ خرے چند(۴)

نعیم صدیقی نے اس کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے:

"One man gives not a straw to men of wisdeom;
Another bestows on donkeys gardens of roses"(5)

شعر کے ترجمے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مترجم کو ''تو'' اور ''او'' کا فرق معلوم نہیں اور ایسا فارسی زبان سے لاعلمی کی بنا پر ہوا ہے۔ اس لاعلمی کی بنا پر شعر کا صحیح مفہوم ادا نہیں ہو سکا۔ اقبال نے ''بالِ

جبریل'' کی ایک غزل کے شعر میں ''زرّاقی'' کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا ہے:

خراب کو شکِ سلطان و خانقاہِ فقیر
فغاں کہ تخت و مصلّٰی کمالِ زرّاقی(۶)

یہاں پر ''زرّاقی'' کا مطلب ہے ''دھوکا دہی'' لیکن نعیم صدیقی نے اس لفظ کو ''رزّاقی'' کے معنوں میں استعمال کرتے ہوئے، درج بالا شعر کا مطلب کچھ یوں پیش کیا ہے:

"Be it the King's palace, or the fakir's sanctum,
Both have usurped God's power of providing
Sustenance"(7)

''بالِ جبریل'' کی غزل نمبر ۵۶ میں اقبال یوں گویا ہوتے ہیں:

صاحبِ ساز کو لازم ہے کہ غافل نہ رہے
گاہے گاہے غلط آہنگ بھی ہوتا ہے سروش(۸)

اقبال کے اس شعر کا مفہوم بیان کرتے ہوئے نعیم صدیقی اقبال سے بہت دوری پر چلے جاتے ہیں:

"Even the Orphean Lyre
Falters and fails sometimes
Even the greatest master
will nod a Homer does"(9)

نعیم صدیقی کے اس ترجمے سے اقبال کا مفہوم مطلق ادا نہیں ہوتا۔

اقبال نے اپنے بیٹے جاوید اقبال کا لندن میں خط ملنے پر ایک نظم لکھی تھی، جس کا عنوان ہے ''جاوید کے نام'' (۱۰) (لندن میں اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا پہلا خط آنے پر)۔ نعیم صدیقی نے اس عنوان کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے:

"To javid; On Receiving His First
Letter from London"(11)

اس عنوان سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ جاوید، اقبال کو لندن سے خط لکھتا ہے اور اقبال کسی اور جگہ پر ہیں۔ نعیم صدیقی کے اس انگریزی ترجمے میں ایسے بہت سے الفاظ ہیں، جن کا صحیح ترجمہ نہیں کیا جا سکا، ان میں سے چند الفاظ بہ طور نمونہ پیش کیے جاتے ہیں:

بالِ جبریل	صفحہ نمبر (''کلیاتِ اقبال اردو'')	بالِ جبریل (نعیم)	صفحہ نمبر
مشتری	۱۸	Star	۲۸

پاژند	۲۰	Book of Psalms	۳۰
اسپند	۲۱	Straw	۳۰
پانی	۲۵	glass	۳۳
قارون	۲۷	Solomon	۳۵
جیحوں	۲۸	light	۳۵
مغ زادے	۳۷	aliens	۴۴
ہما	۴۵	eagle	۵۲
بو	۵۹	sound	۶۶
فغاں	۶۲	ecstasy	۷۱
ماہی	۸۷	beast	۹۰

زیرِنظر ترجمے کی ایک خامی یہ بھی ہے کہ مترجم نے عام طور پر اقبال کے کلام میں مذکور اشخاص یامقامات کے ناموں کو بھی ترجمے میں جگہ نہیں دی، مثلاً:

اقبال فرماتے ہیں:

درویشِ خدا مست نہ شرقی ہے ، نہ غربی
گھر میرا نہ دِلی ، نہ صفاہاں ، نہ سمر قند(۱۲)

نعیم صدیقی کہتے ہیں:

"A man of God is neither of the East nor the West
My home is not a city nor a clime"(13)

مخصوص ناموں کے استعمال سے یہ اجتناب نہ صرف نقشِ اول کی روح کو پیش کرنے میں رکاوٹ کا باعث بنتا ہے بلکہ مترجم کی تاریخ اور تہذیب سے لاعلمی کا ثبوت بھی فراہم کرتا ہے۔

اقبال کے پیغام کی تہذیبی روح کو سمجھنے سے بھی نعیم صدیقی قاصر دکھائی دیتے ہیں۔ بعض مقامات پر وہ اسلامی اور مسیحی اصطلاحات کے فرق کو سمجھ ہی نہیں سکے، جیسے اقبال کا یہ پیغام:

جلالِ پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی!(۱۴)

نعیم صدیقی کا ترجمہ ملاحظہ کیجیے:

"Whether imperial power or democracy's Force
Tyranny results when Church and state are divorced"(15)

یہاں پر نعیم صدیقی نے ''دین'' کے لیے "Church" کا لفظ استعمال کیا ہے، جو کسی طور پر بھی اقبال کے لفظ کا متبادل نہیں ہو سکتا کیوں کہ دین سے مراد "Religion" ہے "Church" نہیں۔

''بالِ جبریل'' کے اس ترجمے میں ایسے بہت سے مقامات آئے ہیں جہاں فاضل مترجم، کلامِ اقبال کی روح کو گرفت میں نہیں لے سکے، بہ طور نمونہ ''ساقی نامہ'' کے بعض اشعار کا ترجمہ دیکھیے۔ اقبال کہتے ہیں:

ہوا خیمہ زن کاروانِ بہار   ارم بن گیا دامنِ کوہسار
گل و نرگس و سوسن و نسترن   شہیدِ ازل لالہ خونیں کفن
جہاں چھپ گیا پردہ رنگ میں   لہو کی ہے گردش رگِ سنگ میں
فضا نیلی نیلی ہوا میں سرور   ٹھہرتے نہیں آشیاں میں طیور
وہ جوئے کہستاں اچکتی ہوئی   اٹکتی، لچکتی، سرکتی ہوئی
اچھلتی، پھسلتی، سنبھلتی ہوئی   بڑے پیچ کھا کر نکلتی ہوئی
رکے جب تو سِل چیر دیتی ہے یہ!   پہاڑوں کے دل چیر دیتی ہے یہ(۱۶)

"Look! what wonders the spring has wrought!
The river bank is a paradise!
Rose embowered glades,
Blossoming Jasmine and hyacinth
And violets, the envy of the skies!
Rainbow colours transformed
Into a chorus of rapturous sounds,
And the harmony of flowers.
The hillside is carnation-red;
In the languid Raze, the dir
Seems drunk with the beauty of life!

The broook, on the heights of the hill, Dances to its own music:

The world is dizzy in a pageant of colours.(17)

اس اقتباس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ مترجم نے نقشِ اول کی ترجمانی کے بجائے خود اپنے خیالات کو پیش کیا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اقبال کے خیالات مترجم کے واسطے سے قاری تک پہنچتے لیکن ایسا ہو نہیں پایا۔

اس نوع کی متعدد خامیاں ''بالِ جبریل'' کے زیرِ نظر ترجمے میں موجود ہیں۔ ان خامیوں سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ مترجم کا فارسی زبان و ادب کا مطالعہ نہ ہونے کے برابر ہے نیز ان کا اسلامی تاریخ و تہذیب، اردو ادب اور خود شعرِ اقبال کا مطالعہ بھی اطمینان بخش نہیں۔ مترجم کا اقبالیات سے لگاؤ اور کلامِ اقبال کو انگریزی زبان میں منتقل کرنے کے نیک جذبات قابلِ تحسین ہیں لیکن کاش وہ پورا ہوم ورک کرتے، اقبال شناسوں سے آرا لیتے اور شروحِ اقبال اور اقبالیاتی تنقید و تحقیق سے مستفیض ہوتے تو بات کچھ اور ہوتی۔

حوالہ جات

۱۔ افضل اقبال، تبصرہ: بالِ جبریل کا انگریزی ترجمہ، مشمولہ: اقبال ریویو، حیدر آباد، نومبر ۱۹۹۷ء، ص: ۴۳۔۴۲

۲۔ اقبال، کلیاتِ اقبال اردو، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۸۴ء، ص: ۳۰۸

3. Naim Siddiqui, (Translator) Baal-i-Jibreel, U.S.A. Alhamra Publications, 1996, P-26

۴۔ اقبال، کلیاتِ اقبال اردو، ص: ۳۱۲

5. Naim Siddiqui, (Translator) Baal-i-Jibreel, P-30

۶۔ اقبال، کلیاتِ اقبال اردو، ص: ۳۵۵

7. Naim Siddiqui, (Translator) Baal-i-Jibreel, P-75

۸۔ اقبال، کلیاتِ اقبال اردو، ص: ۳۶۶

9. Naim Siddiqui, (Translator) Baal-i-Jibreel, P-81

۱۰۔ اقبال، کلیاتِ اقبال اردو، ص: ۴۳۹

11. Naim Siddiqui, (Translator) Baal-i-Jibreel, P-111

۱۲۔ اقبال، کلیاتِ اقبال اردو، ص: ۳۱۳

13. Naim Siddiqui, (Translator) Baal-i-Jibreel, P-30

۱۴۔ اقبال، کلیاتِ اقبال اردو، ص: ۳۳۲

15. Naim Siddiqui, (Translator) Baal-i-Jibreel, P-47

۱۶۔ اقبال، کلیاتِ اقبال اردو، ص:۲۳۔۱۲۲

17. Naim Siddiqui, (Translator) Baal-i-Jibreel, P-119

☆......☆......☆